TADABBUR SERIES BY AROOBA AMIR:

CLASS 1 (8 OCT SUNDAY)

امید ہے آپ سب خیر و عافیت سے ہوں گے،

پچھلے دنوں میں اپنے استاد محترم کے ساتھ ایک عربی مفسر کی تفسیر پڑھ رہی تھی، وہیں سے میرے ذہن میں آیا کہ ایسے سیشنز مجھے میرے سٹوڈنٹس اور ریڈرز کے ساتھ کرنے چاہئے جہاں ہم قرآن کو ایسے پہلو سے پڑھیں جو تفسیر کی ٹرانسلیٹڈ ورژن میں بہت کم دکھائی دیتی ہے۔

میں نے اردو ترجمے کے ساتھ معارف القرآن، انوار البیان، ڈاکٹر اسرار احمد، مفتی تقی عثمانی ان سب کو پڑھا، یہ تمام تفاسیر بگنرز کے لئے واقعی بہترین ہیں، آپ ان سب میں سے کوئی بھی کتاب خرید کر پڑھ سکتے ہیں، میرے استاد نعمان علی خان کا مطالعہ بڑا وسیع ہے، عربیوں اور عجمیوں کے حوالے سے، جب انہوں نے ہمیں قرآن کو اس کی اصل زبان عربی میں گہرائی کے ساتھ پڑھانا شروع کیا تو وہ ایکسپیرئنس لاجواب رہا،

اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے میں آج کی کلاس شروع کرتی ہوں۔

اس سیریز کا نام ہے quranic treasures جس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ہم چند مخصوص آیات کے اندر چھپے خزانے کو ڈھونڈیں گے، خزانہ کسی ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو مخفی ہے، چھپی ہوئی ہو، اور انسان ہمیشہ اس کی تلاش میں رہتا ہے، اسی لئے مشہور قول ہے کہ علم ایک خزانہ ہے، وجہ کیا ہے؟ کیوں کہ جو بھی عقل و فہم والا انسان ہو گا وہ علم کی تلاش میں ہمیشہ لگا رہتا ہے، اسے کہیں سے بھی کوئی نئی بات معلوم ہو جائے تو وہ اس کے لئے کسی چھپے ہوئے خزانے سے کم نہیں ہوتی ہے، بس اسی کانسیپٹ کو لے کر یہ نام رکھا گیا۔

اس سیریز کی شروعات ہم سورۃ البقرہ سے کریں گے اور ہر سورت میں سے چند مخصوص آیات کے اوپر ہم بات کریں گے، پھر جیسا ہمارا ٹاپک ہو گا ویسے ہم مزید اس جیسی آیتوں کو قرآن میں ایکسپلور کریں گے،

قرآن سیکھنے کی صحیح ترتیب کیا ہے؟

تفسیر اور تدبر یہ دو الگ الگ چیزیں کیسے ہیں؟

قرآن پاک عربی میں نازل ہوا، عربی ہماری زبان نہیں ہے، لیکن اس وقت کے دور میں قرآن خاص عربوں کے اوپر نازل کیا گیا کیوں کہ وہاں تبلیغ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی، عرب سارا ایک ریگستان تھا جو باقی دنیا سے ہٹ کر ایک طرف تھا، ان کی زبان، ان کا رہن سہن باقی دنیا سے مختلف تھا، حج و عمرے کی وجہ سے پوری دنیا کے لوگ سفر کر کے عرب علاقوں کی طرف آتے تھے، یہ لوگ ان کے ساتھ تجارت کے معاملات اور لین دین کرتے

تھے، وہ باہر سے چیزیں لاتے اور یہ اپنی چیزیں انہیں بیچا کرتے، یوں نئے نئے لوگ جب عربوں کی وادی میں آتے تھے جو نئی زبان، نیا کلچر، نئی عادتیں ایک دوسرے کو معلوم ہوتیں، یعنی عرب ایک ایسا گڑھ تھا جہاں ہر زبان ہر مذھب کے لوگوں کا آنا جانا تھا، بیت اللہ کی وجہ سے۔ بالکل ایسے جیسے آج کا نیویارک! نیویارک میں ہر زبان بولی جاتی ہے، ہر طرح کے لوگوں کی سوسائٹیز بنی ہوئی ہیں، وال سٹریٹ دنیا کی سب سے بڑی تجارتی گزرگاہ ہے، وہاں دنیا کی تمام بڑی کمپنیز، ورلڈ بینک، سٹیٹ بینک، مائکروسافٹ، میٹا، وہی میٹا جس کے جال میں آج ہم سب پھنس چکے ہیں۔ ان کے ہیڈ کوآرٹرز ہیں، یوں سمجھیں کہ اس جگہ پر بیٹھ کر پوری دنیا کو کنٹرول کیا جا رہا ہے جس کانسیپٹ کا ذکر میں نے اپنی کتاب جال میں کیا تھا

جیسے آج کے وقت نیویارک ہے ویسے اس وقت عرب تھا!

ابراہیمؑ کی دعا سے مکہ اور مدینہ میں ہمیشہ ہر چیز کی فراوانی رہی، لوگ آتے اور دنیا بھر کی چیزیں یہاں لا کر بیچتے، آج بھی مکہ اور مدینہ میں دنیا کی کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے، اللہ نے وہاں کے رزق میں بے پناہ برکت رکھی تھی اور آج بھی رکھی ہے۔

بیت اللہ دنیا کے بالکل عین وسط میں آباد ہے، اسی وجہ سے اس وقت کے دور میں بھی یہ تجارتی لحاظ سے ایک اہم جگہ تصور کی جاتی تھی۔

اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی محمد ﷺ کے لئے اس جگہ کا انتخاب کیا، یہ ایک بہترین مرکز تھا جہاں سے اسلام پوری دنیا میں پھیل سکتا تھا، اسی وجہ سے ضروری تھا کہ اس وقت کے لوگوں کی زبان میں قرآنِ پاک نازل کیا جاتا۔

اگر ایک شخص اردو بولتا ہو اور وہاں پنجابی میں کوئی کتاب لانچ کی جائے تو اس کے چلنے کے کتنے پرسنٹ چانسز ہوں گے؟ کیا وہ بات لوگوں کو سمجھ آئے گی جو رائٹر سمجھانا چاہ رہا ہے؟

اسی طرح اگر قرآن پاک کسی اور زبان میں ہوتا تو اس وقت کے لوگ جو بڑے بڑے مشرکین تھے، کیا اس سے کنیکٹ کر پاتے؟ ہم نے کتنے ایسے واقعات سنے جس میں کسی مشرک نے قرآن کی کوئی آیت چلتے ہوئے سن لی اور اس کا دل کانپ اٹھا، وہ اسلام کی طرف مائل ہو گیا، اسے ہدایت ودیعت کر دی گئی۔ وجہ زبان کا ایک ہونا تھا!

اب جب قرآن پاک عربوں سے نکل کر عجمیوں تک پھیلنا شروع ہوا تو مسئلہ درپیش آیا اس کے ترجمہ کا، بڑے بڑے علماء کرام نے عربی زبان سیکھی اور پھر قرآن پاک کے ترجمے اور تفاسیر کیے، لیکن جب ہم کسی زبان کو ترجمہ کر کے پڑھتے ہیں تو وہ صرف اس لفظ کا ترجمہ ہوتا ہے جسے کنورٹ کیا گیا ہو، ایک مکمل زبان صرف زبان نہیں بلکہ اموشنز، فیلنگز، احساسات، گہرائی، ان سب سے بھرپور ہوتی ہے، ہم جس زبان میں بھی قرآن کا ترجمہ پڑھیں لیکن اگر ہم اسے خالص عربی میں پڑھیں گے تو کیا وہ ہمارے دل کو الگ طرح سے نہیں چھوئے گا؟

عربی ایک وسیع زبان ہے، اگر میں عربی لفظ ''اسمآء'' کا ترجمہ اردو میں کروں تو آسمان کروں گی، لیکن حقیقتاً السمآء کا معنی آسمان نہیں بلکہ بلندی ہے، ہر وہ چیز جو بلندی پر ہے وہ اسمآء کہلائے گی، اس ترجمے کے ساتھ آیت کو دیکھنے کا پورا نظریہ بھی تبدیل ہوسکتا ہے جو آگے چل کر ہم پڑھیں گے انشاءاللہ

اب قرآن پاک کو سیکھنے کے کچھ مراحل ہیں جس کی طرف میں دیہان کروانا چاہتی ہوں:

اول ترتیل:

ورتل القرآن ترتیلا

اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر ترتیل سے پڑھنا، جس طرح سے اصل اسے نازل کیا گیا، ہم سب سے پہلی نگاہ ڈالیں اپنے پڑھنے کے انداز پر۔ کیا ہم سب کی تجوید پرفیکٹ ہے؟ کیا ہمیں عربی کو عربی میں پڑھنا آتا ہے؟ ہمارا زیر زبر کھڑا زیر، قواعد و مخارج صحیح جگہ سے نکل رہے ہیں؟

جیسے قل هو الله احد

صحیح عربی لہجہ

کیا ہم ایسے تو نہیں پڑھتے

کل هو الله اهد؟

قل کا معنی ہے ''پڑھو''

کل کا معنی ہے ''کھاؤ''

احد کے معنی ہیں ''ایک''

اسی طرح اگر ہم ح کو صحیح نہیں پڑھیں تو معنی کہاں سے کہاں پہنچ جائیں گے۔

یہ پہلا سٹیپ ہے کہ قرآن کو صحیح مخرج سے ادا کرنا اور یہ اس قدر اہم ہے کہ اگر ہم نماز ہی روز غلط پڑھ رہے ہیں، کہو کی جگہ کھاؤ کہہ رہے، پھر نعوذ باللہ ہم کیا کیا کہہ رہے ہیں۔

دوسرا سٹیپ آتا ہے معنی، لفظی ترجمہ اور تفسیر

قرآن کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ سمجھنا بہت اہم ہے، اگر ایک زبان ہم بس پڑھتے جا رہے ہیں، مطلب سر پر سے گزر رہا ہے تو اس طرح پڑھنے کا کوئی فائدہ ہے؟

فرض کریں ایک غیر مسلم اٹھ کر کہتا ہے، بتاؤ یہ الحمدللہ رب العالمین سے مراد کیا ہے؟ کیا تشریح ہے اس کی؟ اللہ تعالی تم لوگوں کو اس میں کیا بتا رہے ہیں؟ اور آپ بلینک ہو کر اس کی شکل دیکھتے جائیں؟ کیا تاثر جائے گا ہمارے دین کا ان لوگوں پر؟

اب ایک سوال شاید کچھ لوگ سوچیں کہ غیر مسلموں کو تو تبلیغ ہم نے نہیں کرنی ہوتی بڑے علماء کا کام ہے یہ، تو یہ سوچ بالکل غلط ہے، ہمارے سرکل میں ہندوؤں کی ایک حد تک تعداد موجود ہے، ہمارے درمیان بہت سارے ایسے مسلمان بھی موجود ہیں جو غلط اور اندھی تقلید کر رہے ہیں اپنے بزرگوں کی، بظاہر وہ مسلمان ہیں لیکن انہیں معلوم ہی نہیں کہ وہ دائرے اسلام سے خارج ہیں، ایک مسلمان میں اتنا کانفیڈینس ہونا چاہیئے کہ وہ دعوت کو حق کے ساتھ کر سکے، اگر آج آپ ایسے مسلمانوں یا ہندوؤں کی تبلیغ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں جو علم حاصل کرنے کے بعد آپ پر فرض ہے اور آگے سے وہ لوگ قرآن کی کسی آیت کا غلط استعمال کرتے ہیں اپنے حق میں، آپ کو اس کا ترجمہ تک معلوم نہ ہو تو کیا آپ ان کے ہاتھوں ہی manipulate نہیں ہو جائیں گے؟ کتنے ہی ایسے مسلمان ہیں جو نا مکمل علم کی دعوت دیتے ہیں اور جب ان سے کوئی سوال پوچھا جائے تو وہ جواب نہیں دے پاتے، اگلا بندہ انہیں خود سے متاثر کر کے دلیلیں دے کر الٹا غلط راستے کی طرف قائل کر لیتا ہے، اگر آپ خود کو ہی کم از کم بچانا چاہتے ہیں تو اسی کے خاطر صحیح دین کا علم حاصل کریں جس کے لئے مناسب حد تک عربی، تفسیر مکمل ایک بار اور تجوید یہ بڑا ضروری ہے۔

آپ لوگوں کو عربی سیکھنے کا ایک بے حد آسان راستہ بتاتی ہوں جس کی وجہ سے میں نے بھی پورے قرآن کو سیکھا، یعنی مجھے قرآن کھول کر اردو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی، سمجھ آ رہا ہوتا ہے کہ یہاں کیا بات چل رہی ہے اور کیوں کہ میں نے تفسیر بھی سیکھی ہے تو اس آیت کے پیچھے ہونے والے واقعہ اور شانِ نزول بھی فوراً ذہن میں آ جاتا ہے،

میں نے جب سترہ سال کی عمر میں مدرسہ جوائن کیا تھا، آج سے لگ بھگ چار سال پہلے، تو باجی روزانہ پانچ سے دس آیتیں ہمیں پڑھاتی تھیں، سمجھا دیتی تھیں، میں لفظی ترجمے والے قرآن پاک سے ان کا ترجمہ حفظ کر لیتی تھی، قرآن کا تقریباً چالیس فیصد حصہ اردو لفظ سے ملتا جلتا ہے، اور بے تحاشا لفظ ایک جیسے کئی بار ریپیٹ ہوئے ہیں، جب آپ نے ایک جگہ صلاۃ کا مطلب نماز سے یاد کر لیا تو سمجھو آگے چالیس بار صلاۃ آئے تو آپ کو وہ یاد ہو گیا، یوں مجھے عربی کے بہت سارے لفظ بھی حفظ ہو گئے، قرآن بھی اردو میں یاد ہو گیا، اس کے بعد میں نے عربی کورس میں داخلہ لیا اور میرے لئے اسے کرنا باقیوں کی نسبت کافی آسان تھا، کیوں کہ مجھے پہلے ہی قرآن یاد ہو چکا تھا، عربی سیکھنے کی وجہ قرآن کے ایک لفظ میں چھپے کئی معنوں کو ایکسپلور کرنا تھا۔ یہ کیسے ہوگا میں آپ لوگوں کو آگے چل کر بتاؤں گی۔

پھر آتا ہے فائنل سٹیپ وہ ہے تدبر، تدبر سکھا نہیں جاتا، اکثر لوگ مجھے کہتے ہیں باجی تدبر سکھا دیں، تدبر کے معنی ہیں قرآن میں غور و فکر، اگر آپ تدبر سیکھنا چاہتے ہیں تو ان سٹیپس کو فالو کریں، تجوید، تفسیر، ترجمہ، عربی، اس کے

بعد تدبر آپ کو خود کرنا آئے گا۔

تدبر کیا ہے؟

افلا یتدبرون

کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟

قرآن ایک گہرا سمندر ہے، جو اس میں غوطہ لگاتا ہے وہ اس میں ڈوبتا جاتا ہے، یہ اس انسان کے اوپر ہوتا ہے کہ اس نے کتنی گہرائی میں غوطہ لگانا ہے، کچھ لوگ ہوتے ہیں وہ سمندر کے بالکل کنارے پر ہی کھڑے رہتے ہیں اور دور سے آتی لہروں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، وہ کبھی نہیں جان سکتے کہ اس سمندر کی گہرائی میں کس قدر قیمتی ہیرے موتی اور جواہرات ہیں، انہیں سمندر کے اندر موجود زندگی کا کوئی علم نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ ایسے adventure پر نہ نکل کھڑے ہوں جس میں وہ اپنی جان کی بازی لگا کر اس گہرائی میں کود پڑیں۔

یہ قرآن بھی ایسا ہی ہے، جب تک آپ کتاب کھولے صرف عربی کی تلاوت کرتے رہیں گے آپ کنارے سے آگے نہیں بڑھیں گے، جب آپ اگلا لاک کھول کر اندر داخل ہو گئے اور سٹیپس کو عبور کرتے گئے تو ایک ایک کر کے دروازے کھلیں گے، یقین کریں قرآن میں ایسی حکمت ایسی دانائی اور ایسی گہرائی ہے کہ جب کسی کو اس کا شوق لگ جائے تو اس کے لئے دنیا بالکل قید خانہ ہی بن جائے گی، جہاں قیدی کو صرف دو وقت کے کھانے سے مطلب ہو اور باقی وقت وہ اپنے کام میں ایسے جتا رہے کہ اسے باہر کی دنیا کی کوئی خیر خبر نہ ہو۔

یہ رونقیں، یہ روشنیاں، یہ بے فکر عیاشی والی زندگی، سب بے معنی ہو جائے گا، اور آپ ہر وقت چاہیں گے کہ قرآن کھول کر بیٹھیں اور ذرا اگلی آیت پر غور کریں کہ وہاں کیا کہا جا رہا ہے۔ اس میں کیا حکمت چھپی ہے۔

کیوں کہ یہ اس سیشن کا پہلا دن تھا تو میں کچھ چیزیں پہلے دن کلئیر کرنا چاہ رہی تھی تا کہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ ہم نے کس ترتیب سے اس کو سیکھنا ہے۔

اور یہ ہر ویک اینڈ تدبر کا سیشن میں نے خاص طور پر فری پبلک کے لئے رکھا، یہ قرآن دو ماہ کا کام نہیں ہوتا ہے، لوگوں نے اس پر اپنی زندگیاں لگائی ہیں، اگر آپ اپنی زندگی کے ۲ سال بھی اسے سنجیدہ ہو کر دیں تو اتنا علم سیکھ جائیں گے کہ انشاءاللہ وہ کافی ہوگا، دنیا و آخرت کے لئے، اور دو سال بھی آپ نے دنیا سے کٹ کر تو نہیں لگانے ناں؟ آپ کے باقی کام بھی جاری ہیں بس روٹین میں سے ایک گھنٹہ روز اس کے لئے نکالنا ہوگا جو کے ہم پر لازم ہے، ہم اس دنیا میں آئے کس لئے ہیں؟ کیا آپ ایک ایسا دن تصور کر سکتے ہیں جس میں دنیا کے باقی سارے کام ہوں اور قرآن نہ ہو؟ کیا وہ باقی سارے کام آپ کو الجھا کر نہیں رکھ دیں گے دنیا میں؟

آج کی کلاس میں ہم نے پڑھنے کا طریقہ سیکھا ہے،

اب اگلی کلاس میں ہم سورۃ بقرہ تدبر سے شروع کریں گے،مومن اور مسلم لفظ کا معنی اور اس کے پیچھے چھپے گہرے مطلب، ایمان اور اسلام کا تعلق قلب اور زبان کے ساتھ کیا ہے؟ لوگوں کو جج کرنے کا اصل پیرامیٹر قرآن میں کیا بیان کیا گیا ہے؟ اور سورۃ بقرہ کی چند اہم آیتیں انشاءاللہ۔ امید ہے آپ لوگوں کو اس سے بہت فائدہ ہوگا آمین۔